ازعدالت عظمیٰ

28 ستمبر 1954

جمنا پرساد مکھریا و دیگراں۔

بنام

لچھی رام و دیگراں۔

مہر چند مہاجن چیف جسٹس، مکھر جیا، ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان

بھارت کا آئین آرٹیکل 19(1)(A)-عوامی نمائندگی ایکٹ (XLIII بابت 1951)، ذیلی دفعہ 123(5) اور 124 (5)- کیا آئین خارج از اختیار ہے۔

یہ مانا گیا کہ عوامی نمائندگی ایکٹ (XLIII بابت 1951) کی دفعہ 123(5) اور 124(5) آئین کے آرٹیکل 19(1) (a) اختیار سے باہر نہیں ہیں۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 156 بابت 1954۔

الیکشن پٹیشن نمبر 263 میں الیکشن ٹریبونل، گوالیار، مدھیہ بھارت کے 24 دسمبر 1953 کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں۔

اپیل گزاروں کی طرف سے این سی چٹرجی، (ایس کے کپور اور گنپت رائے، بشمول)۔

جواب دہندگان نمبر 1 اور 5 کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفتری (ایس پی ورما، بشمول)

جواب دہندگان نمبر 4 کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفتری (سی۔پی۔لال، بشمول)۔

28 ستمبر 1954۔عدالت کا فیصلہ بوس جج کے ذریعے سنایا گیا تھا۔

یہ گوالیار کے الیکشن ٹریبونل کے اس فیصلے سے ایک اپیل ہے جس میں درخواست گزار، ایک ووٹر، نے اپیل گزاروں (درخواست کے جواب دہندگان 1 اور 2) کے انتخابات کو کالعدم قرار دینے کی کوشش کی جو کامیاب امیدوار تھے۔ یہ حلقہ بھیلسا ہے، جو مدھیہ بھارت کا ایک دوہرا حلقہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ درخواست گزار درخواست میں چھٹے اور ساتویں جواب دہندگان کی جانب سے لڑ رہا ہے کیونکہ اس کی ایک استدعا ہے کہ انہیں اپیل گزاروں (جواب دہندگان 1 اور 2) کی جگہ باضابطہ طور پر منتخب ہونے کا اعلان کیا جائے۔ درخواست گزار کامیاب ہوا اور ٹریبونل نے دونوں اپیل گزاروں کے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا اور مزید اعلان کیا کہ چھٹے اور ساتویں مدعا علیہان کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

باضابطہ طور پر منتخب کر لیا گیا ہے۔

ہم سب سے پہلے فیصلے کے اس حصے پر غور کریں گے جو دونوں اپیل گزاروں کے انتخاب کو کالعدم قرار دیتا ہے۔

ٹریبونل نے دیگر چیزوں کے علاوہ یہ بھی پایا کہ اپیل کنندہ نمبر 1 (پہلا مدعا علیہ) نے کچھ پمفلٹ شائع کیے جن میں ٹریبونل کے ذریعے (اے)، (ب)، (سی)، (ای)، (ایف) اور (جی) کے طور پر درج بیانات شامل ہیں۔ٹریبونل کا مؤقف ہے کہ یہ بیانات جھوٹے ہیں اور یہ کہ پہلے اپیل کنندہ (پہلے مدعا علیہ) نے انہیں درست نہیں مانا۔اس کا یہ بھی ماننا ہے کہ یہ بیانات چھٹے مدعا علیہ کے ذاتی کردار اور طرزِ عمل کی عکاسی کرتے ہیں اور انتخابات میں اس کے امکانات کو تعصب کرنے کے لیے معقول طور پر شمار کیے جاتے ہیں۔ان نتائج کا مقابلہ کیا گیا اور اپیل گزاروں کے قابل وکیل نے دعوی کیا کہ یہ حملہ چھٹے مدعا علیہ کے عوامی اور سیاسی کردار پر تھا اور یہ ایک جائز حملہ تھا۔ہم اسے اپیل کی عدالت کے طور پر جانچنے کا ارادہ نہیں رکھتے کیونکہ یہ ایک خصوصی اپیل ہے اور ہمیں صرف اس بات کی فکر ہے کہ کیا معقول اور غیر جانبدار افراد کا ٹریبونل عدالتی طور پر اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے۔ہم نے ان میں سے کچھ پمفلٹ پڑھ کر سنائے ہیں اور ہماری رائے ہے کہ ٹریبونل کا نتیجہ ایک ہے جس تک عدالتی ذہن معقول طور پر پہنچ سکتے ہیں۔ہم خصوصی اپیل میں معاملے کی مزید جانچ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔قانون کے تحت ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔اس سے ہمارا دائرہ اختیار ختم نہیں ہوتا لیکن ہم تب ہی مداخلت کریں گے جب کوئی واضح غلطی ہو جس کے نتیجے میں انصاف کی خاطر خواہ غلطی ہوئی ہو۔ان نتائج پر عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 123(5) کے تحت پہلے مدعا علیہ (یہاں پہلے اپیل کنندہ) کی طرف سے ایک بڑا بدعنوان عمل قائم کیا گیا ہے۔

اگلی جانچ دوسرے مدعا علیہ (اپیل نمبر 2) سے متعلق ہے۔ٹریبونل نے پایا کہ اس نے چمھار کے ووٹروں سے منظّم اپیل کی تھی کہ وہ اسے اس کی ذات کی بنیاد پر ووٹ دیں۔اس نتیجے کی تائید کرنے کے لیے ثبوت موجود ہیں۔کتابچوں میں N اور O کو نشان زد کیا گیا ہے جو شک سے بالاتر ہے ۔یہ ایکٹ کی دفعہ 124(5) کے تحت ایک معمولی بدعنوانی عمل ہے۔

ان دونوں توضیعات، یعنی دفعات 123 (5) اور 124 (5) کو آئین کے آرٹیکل 19 (1) (اے) کے خلاف چیلنج کیا گیا تھا۔یہ دعوی کیا گیا کہ آرٹیکل 245 (1) ایسے قوانین بنانے سے منع کرتا ہے جو آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور یہ کہ اعتراض شدہ دفعات شہروں کے آزادی اظہار کے بنیادی حق میں مداخلت کرتے ہیں۔اس دلیل میں کچھ بھی نہیں ہے۔یہ قوانین آدمی کو بولنے سے نہیں روکتے۔وہ صرف ایسی شرائط تجویز کرتے ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے اگر وہ پارلیمنٹ میں داخل ہونا چاہتا ہے۔امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے اور الیکشن لڑنے کا حق عام قانون کا حق نہیں ہے۔یہ قانون کے ذریعہ تخلیق کردہ ایک خصوصی حق ہے اور اس کا استعمال صرف قانون کے ذریعہ مقرر کردہ شرائط پر کیا جاسکتا ہے۔بنیادی حقوق کے باب کا قانون کے ذریعے بنائے گئے اس طرح کے حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اپیل گزاروں کو پارلیمنٹ کے منتخب رکن بننے کا کوئی بنیادی حق نہیں ہے۔اگر وہ چاہتے ہیں کہ انہیں اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔اگر وہ ان قواعد وضوابط سے باہر اظہار رائے کی آزادی کے اپنے حق کو استعمال کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، تو اعتراض شدہ دفعات انہیں نہیں روکتے ہیں۔ہمارا ماننا ہے کہ یہ سیکشن انٹرا وائرس ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان نتائج کے علاوہ، ٹریبونل نے پایا کہ دونوں اپیل گزاروں نے دفعہ 125 (3) کے معنی میں ایک غیر قانونی عمل کا ارتکاب کیا جس میں انہوں نے ایک کتابچہ اور ایک پوسٹر جاری کیا جس پر چھاپنے والے کا نام نہیں تھا۔ یہ حقیقت کا خالص سوال ہے۔

کسی بھی بدعنوان عمل کے ارتکاب کا نتیجہ یہ ہے کہ امیدوار کا انتخاب دفعہ 100 (2) (ب) کے تحت کالعدم ہے۔ یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ انتخابات کا نتیجہ مادی طور پر متاثر ہوا تھا کیونکہ شق (ب) ایک متبادل ہے جو خود ہی کھڑا ہے۔ جس چیز کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایک بدعنوانی عمل انجام دیا گیا ہے، اور یہ کہ ٹریبونل کو حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ٹریبونل نے پہلے اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دیتے ہوئے جواز پیش کیا۔

اس کے علاوہ ٹریبونل نے پایا کہ دوسرے اپیل کنندہ (مدعا علیہ نمبر 2) کے ذریعے کیے گئے بدعنوان عمل نے بھی انتخابات کے نتائج کو مادی طور پر متاثر کیا۔ اسے چیلنج کیا گیا تھا لیکن ہمیں اس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ نتیجہ کہ دوسرے اپیل کنندہ نے ایک معمولی بدعنوان عمل کا ارتکاب کیا اور ایک غیر قانونی عمل بھی واضح ہے اور اس لیے اس کا مقدمہ کی دفعہ 200 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (اے) کے تحت آتا ہے۔

ذیلی دفعہ (2) (اے)، جہاں تک یہاں مواد ہے چلتا ہے، کہ اگر ٹریبونل کی رائے ہے-

(اے) کہ واپس لوٹے ہوئے امیدوار کا انتخاب کسی بدعنوان یا غیر قانونی عمل سے حاصل کیا گیا ہے یا اس پر آمادہ کیا گیا ہے یا انتخاب کا نتیجہ مادی طور پر متاثر ہوا ہے۔

ٹریبونل واپس آنے والے امیدوار کے انتخاب کو کالعدم قرار دے گا۔"

ٹریبونل کو ایک حقیقت کے طور پر پایا ہے کہ دوسرے اپیل کنندہ کا انتخاب ایک بدعنوان عمل کے ذریعے کرایا گیا تھا۔ لہذا اس کا معاملہ شق (اے) کے ذریعہ تصور کردہ تین متبادلات میں سے پہلے کے اندر آتا ہے، لہذا یہ دریافت کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا یہ بھی تیسرے کے تحت آتا ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ اس انتخاب کو بھی صحیح طور پر کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ جو پہلے اور دوسرے اپیل کنندگان (جواب دہندگان 1 اور 2) کو نمٹاتا ہے۔

اب ہم درخواست کے جواب دہندگان 6 اور 7 کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ ہمارے سامنے چوتھے اور پانچویں جواب دہندگان ہیں، رام سہائی اور سنولال۔ ٹریبونل نے دفعہ 101 (ب) کے تحت کام کرتے ہوئے انہیں باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا۔ یہاں، ہماری رائے ہے کہ ٹریبونل غلط تھا۔ ایسا کرنے سے پہلے، یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ

"لیکن واپس آنے والے امیدوار کے ذریعے بدعنوان یا غیر قانونی طریقوں سے حاصل کردہ ووٹوں کے لیے، ایسے دوسرے امیدوار کو درست ووٹوں کی اکثریت حاصل ہوتی۔"

یہ حلقہ دوہری رکنی حلقہ تھا۔ مندرجہ ذیل عام حلقے کے لیے کھڑے ہوئے اور ان کے خلاف دکھائے گئے ووٹ حاصل کیے:

جمنا پرساد کھریا (مدعا علیہ نمبر 1) 13,669

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیشو شاستری (مدعالیہ نمبر 3) 1,999،

وی این شیوڈے (مدعالیہ نمبر 4) 1,350،

رام سہائی (مدعالیہ نمبر 6) 12,750

ٹریبونل کا کہنا ہے کہ جواب دہندگان 1 اور 6 کے درمیان ووٹوں کا فرق 919 ہے۔ہم فرض کرتے ہیں کہ اس کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ ان کے درمیان ووٹنگ قریب تھی۔اس سے ٹریبونل مندرجہ ذیل نتیجے پر پہنچتا ہے:

"مدعا علیہ نمبر 6 کے بارے میں جھوٹے بیان کی بدنام کن نوعیت اور مدعا علیہ نمبر 2 کی طرف سے ذات پات کی بنیاد پر منظّم اپیل کے طریقے پر غور کرتے ہوئے ہمیں اپنے ذہنوں میں کوئی شک نہیں ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو صرف بدعنوانی طریقوں کی وجہ سے زیادہ ووٹ ملے اور اگر یہ بدعنوانی طریقے وہاں نہ ہوتے۔ مدعالیہ نمبر 6 بلا شبہ درست ووٹوں کی اکثریت حاصل کر لیتا۔

یہ، ہماری رائے میں، خالص قیاس آرائی ہے اور ایسا نتیجہ نہیں ہے جس پر کوئی معقول ذہن اوپر بیان کردہ اعداد و شمار پر عدالتی طور پر پہنچ سکے۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ پہلے جواب دہندہ گان کے ووٹرز کی اکثریت نے چھٹے جواب دہندگان کو ترجیح دی ہوگی اور تیسرے اور چوتھے جواب دہندگان کو نظر انداز کیا ہوگا۔

ساتویں مدعا علیہ کے معاملے میں استدلال کے بالکل اسی طرح کے عمل کی پیروی کی گئی۔وہ درج فہرست ذات کے امیدوار تھا اور وہاں ووٹنگ اس طرح تھی:

چتر بھوج جاٹاو (جواب دہندہ نمبر 2) 12,452

ہیرا خسلا و چمار (جواب دہندہ 5) 601

سنولال (جواب دہندہ 7) 10,889

یہاں، ایک بار پھر، اس نتیجے پر پہنچنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ جن لوگوں نے دوسرے جواب دہندہ کو ووٹ دیا تھا، اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا ہوتا، تو وہ 5 ویں کے بجائے 7 ویں جواب دہندہ کو ترجیح دیتے۔

ہم آرڈر کے اس حصے کو الگ کر دیتے ہیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل اس حد تک ناکام ہو جاتی ہے کہ یہ ٹریبونل کے اس اعلامیے پر حملہ کرتی ہے جس میں دونوں اپیل گزاروں کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا گیا ہے لیکن حکم کے اس حصے کے خلاف کامیاب ہو جاتی ہے جس میں چھٹے اور ساتویں جواب دہندگان کو منتخب قرار دیا گیا ہے۔ان حالات میں کسی بھی عدالت میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اس کے مطابق حکم کریں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document